1

26

اسلامیات

Q) عقیدہ آخرت کی تعریف، اسکے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات۔

تعارف

i. تعرف: عقیدہ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد کا ایک اہم رکن ہے۔ اسکے مطابق یہ دنیا ایک دن ختم ہو جائے گی۔ جسکے بعد آج تک جتنے انسان اس دنیا میں آئے سب کو زندہ کیا جائیگا اور سب کا حساب لیا جائیگا۔ اچھے اعمال والوں کو جنت جبکہ برے اعمال والوں کو دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والے کی زندگی پر انفرادی اور اجتماعی طور پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس زندگی کا اصل مقصد عیاں ہو جاتا ہے۔

ii. عقیدہ آخرت کے دلائل: قرآن میں آیا ہے کہ

قل نفس ذائقة الموت

کل

General Instructions

1. Give numbering to headings.
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

CamScanner

یعنی ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔ یعنی: یہ دنیا ہمیشہ رہنے والی نہیں اور ایک دن ختم ہو جائے گی۔

ایک اور جگہ اللہ فرماتا ہے کہ بے شک رات اور دن کے بدلنے میں اور آسمان اور زمین میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں موجود ہیں۔ (القرآن)

جیسے دن اور رات ایک دوسرے کو compliment کرتے ہیں، ویسے ہی دنیا اور آخرت بھی ہیں۔

iii. سائنسی دلائل:-

سائنس بھی اسلامی عقیدہ آخرت سے اتفاق کرتی ہے۔ "Big Crunch theory" کے مطابق کائنات ایک دن اپنا توازن کھو بیٹھے گی اور سیارے آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گے۔

۱۷. عقلی دلائل:-

دنیا میں انسان جو
کچھ کرتے ہیں، اسکا حساب اکثر
نہیں ہوتا۔ یعنی نیکی کے بدلے
جزا اور برائی کے بدلے سزا
نہیں ملتی۔ چنانچہ عقل ایک
ایسے جہان کی خواہش
کرتی ہے جہاں انسان کو
اسکے اعمال کی جوابدہی
کرنی پڑے۔ اسلامی عقیدہ
آخرت اسی منطق کی تائید
کرتا ہے۔

روزِ محشر میں سزا
اور جزا کا فیصلہ کیا جائیگا
اور ہر انسان کو اسکے
اعمال کا جواب دینا ہوگا۔

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے
سے انسان کی زندگی پر مثبت
اثرات مرتب ہوتے ہیں

انفرادی زندگی پر اثرات :-

i. نیکی کی خواہش :-

آخرت پر یقین رکھنے والا نیکی کرنے کو ترجیح دیتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ آخرت میں اسکا صلہ ضرور ملے گا۔

ii. گناہوں سے اجتناب :-

ہر برے کام سے مثلاً شراب نوشی، جوا کھیلنا، جرائم کرنا سے خود کو روک لیتا ہے۔

iii. شجاعت و بہادری :-

آخرت پر یقین رکھنے والا اللہ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ کیونکہ شہید کے لیے جنت میں اعلیٰ مقام ہے

iv. حقوق العباد کی ادائیگی :-

ii

حقوق العباد کی لادائیگی اچھا ایمان داری سے کرتا ہے اور کسی دوسرے انسان کی حق تلفی نہیں کرتا۔ کیونکہ قیامت کے دن اسکے بارے میں پوچھا جائیگا۔

۷. ارکان اسلام کی ادائیگی۔

تمام ارکان اسلام خصوصاً نماز کی ادائیگی کرتا ہے کیونکہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ ایسا کرنے سے انسان کی روح کا تزکیہ ہوتا ہے۔

V احتماعی زندگی پر اثرات:۔

i. جرائم میں کمی:۔ لوگ اللہ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرتے ہیں جس سے جرائم میں کمی آتی ہے۔

ii غربت میں کمی:-

آخرت پر یقین رکھنے والا اللہ کی خوشنودی اور جنت کے حصول کے لیے اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتا ہے، جس سے غربت میں نمایاں کمی آتی ہے۔

iii۔ انصاف پر مبنی معاشرہ:-

معاشرے میں انصاف قائم ہوتا ہے۔ دوزخ سے ڈرنے والا منصف بھی غلط فیصلہ کرنے سے پہلے آخرت اور حساب کے بارے میں سوچتا ہے۔

iv۔ بے حیائی کا خاطمہ خاتمہ

v۔ مثالی معاشرے کا قیام۔

نتیجہ بحث:

عقیدہ آخرت

انسان پر یہ واضح کر دیتا ہے
کہ یہ دنیا ایک آزمائش ہیں
اور اس میں کامیابی صرف
اللہ کے بتائے ہوئے راستے
پر چلنے سے مل سکتی ہے

① اسلام میں احتساب کا نظام۔

I تعرف:

اسلام ایک مکمل دین
ہے جو نہ صرف مذہبی معاملات
میں رہنمائی دیتا ہے بلکہ معاشی
معاشرتی اخلاقی مسائل میں
بھی انسان کو سیدھا راستہ
دکھاتا ہے۔ آج کل ہمارے
معاشرے میں برائیوں نے
ڈیرے ڈال رہے ہیں جس سے
معاشرہ اخلاقی پستیوں میں
گر چکا ہے۔ اس کی اصل
وجہ ہمارے اسلام سے دوری
اور ~~اسلامی تعلیمات~~ ہے اور
اسکے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلنا ہے

جرائم، بے حیائی، سودی نظام، اختیارات
کا ناجائز استعمال عام ہو چکا ہے
ان سب برائیوں کے خاتمے کے
لیے اسلام نے ایک وسیع
نظام احتساب مرتب کیا ہے
جس پر عمل درآمد کر کے
اس اخلاقی ~~[illegible]~~ پستی
سے نکلا جا سکتا ہے۔

II معاشرے میں پھیلی برائیاں:۔
آج کل کے دور میں اسلامی
معاشروں میں بھی مغربی تہذیب
کے اطوار صراحت اختیار کر گئے
ہیں۔ Globalization کے نام پر مغربی
~~[illegible]~~ ثقافت کو مسلط کیا جا رہا ہے
جن میں سے چند یہ ہیں۔
① خاندانی نظام کی تباہی:۔
مسلمان ممالک میں بھی شادیاں
دیر سے کرنے یا نہ کرنے کا رواج
پھیل رہا ہے۔
② بے حیائی کا پھیلنا:۔
بے حیائی

عام ہوتی جا رہی ہے۔ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے زنا کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ بہت سے ممالک میں تو ہم جنس پرستی کو بھی پھیلایا جا رہا ہے۔

iii. اختیارات کا ناجائز استعمال:-
مسلمان ممالک میں حاکم اور افسران سرکاری املاک کو اپنی ذاتی جاگیر سمجھتے ہیں۔ رشوت خوری بھی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔

iv. جرائم میں اضافہ:-
جرائم جیسے چوری، ڈاکہ، جوا کھیلنا، شراب پینا عام ہے۔

III. اسلامی نظام احتساب:-
اسلامی نظام احتساب پر عمل کر کے ان برائیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

اس کا نمونہ رسول ﷺ نے اپنی حیات میں اور اسکے بعد خلفہ راشدین کے دور میں نظر آتا ہے جب ایک مثالی معاشرے کا قیام وجود میں آیا۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

i۔ حدود اللہ سے تجاوز نہ کرنا:-
اسلامی معاشرے میں اصل حاکمیت اللہ کی ہوتی ہے۔ اور اس کے بنائے ہوئے قانون میں پارلیمنٹ بھی ردوبدل نہیں کرسکتی۔
"یہ میری حدود ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔" (القرآن)
اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

ii۔ حقوق العباد پر عمل درآمد:-
اسلام نے انسانوں کے حقوق کو بہت اہمیت دی ہے۔

جیسے ماں باپ کے حقوق، خاوند بیوی کے حقوق، اولاد کے حقوق۔ ان حقوق کی ادائگی سے خاندانی نظام کو بچایا جا سکتا ہے۔ ان حقوق کی عدم ادائگی گناہ ہے۔

ii۔ بے حیائی کا خاتمہ:-

اسلام نے بے حیائی کی سزائیں مقرر کی ہیں۔ جیسے کے زنا اور جسم فروشی کی سزا۔ اگر ان سزاؤں پر عمل درآمد کیا جائے تو ان میں خاطرخواہ کمی آسکتی ہے۔

iii۔ اختیارات کا ناجائز استعمال:-

رسولؐ نے اپنے دور میں ابن بتیہ نامی شخص کو زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر کیا۔ جب وہ رسول کے پاس واپس آیا تو وہ

قسم کا مال پیش کیا۔ اور
کہا کہ یہ زکوۃ کا مال ہے
اور دوسرا مجھے تحفے میں
ملا ہے رسول ؐ اس پر سخت
برہم ہوئے اور فرمایا کہ
یہ مال تجھے گھر بیٹھے کیوں
نہ مل گیا۔ اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ سرکاری مال کا
غلط استعمال سخت منع ہے۔
حضرت عمرؓ جب کسی
شخص کو عامل مقرر کرتے
تو اسکے مال کا ریکارڈ منگواتے
سال کا عرصہ گزرنے کے بعد
اگر اسکے مال میں اضافہ
ہوتا تو آدھا مال و املاک
بیت المال میں جمع کر
لیتے۔ ایسے قوانین بنانا آج
کے دور کی اہم ضرورت
ہے۔

7 جرائم کی روک تھام:
رسول ؐ اور

معاویہ کے دور میں جرائم کی
سخت سزائیں مقرر تھیں۔
رسول کے دور میں فاطمہ
نامی ایک عورت نے چوری کی
اسکا تعلق ایک با اثر خاندان
سے تھا اس کے باوجود رسول
نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم
دیا اور فرمایا۔ خدا کی قسم
اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی
چوری کرتی تو میں اسکے بھی
ہاتھ کٹوا دیتا۔

~~۷. ماحول کی صفائی~~
~~ستھرا مسلمان~~
~~ایک اخلاقی پیاری ہے رسول نے~~
~~فرمایا۔ صفائی~~

Avoid cutting.

نتیجہ بحث:
اسلامی نظام احتساب
معاشرے کے اخلاقیات کی
حفاظت کرتا ہے دورِ حاضر
کی اخلاقی پستی اسلامی نظام

10

14

احتساب سے دوری کی وجہ یہ ہے
اگر اس نظام پر عمل کیا جائے
تو ایک مثالی معاشرہ قائم کیا جاتا
ہے۔

Q پر نظام معیشت کے مسائل ہیں۔
اسلامی نظام معیشت

I • تعرف :- دور حاضر میں جو
نظام معیشت رائج ہیں ان
کی تخلیق چند صدی پہلے
ہوئی۔ سرمایہ دارانہ نظام دور
اشتراکیت (communism)

Q جدید دور میں الہامی مذہب کی ضرورت
کو واضح کریں۔

I تعرف :

نفسا نفسی

دور جدید میں مذہب کی
ضرورت ماضی کے مقابلے میں بہت
بڑھ گئی ہے۔ آج کل نفسی
نفسی کا عالم ہے اور انسان کی
زندگی میں سکون نہیں رہا۔ اور
اس زندگی میں اعتدال ٹھہرا گئی اور

توازن قائم رکھنے کے لیے روحانی
پہلو کا ہونا انتہائی ضروری
ہے۔ یہ ضرورت صرف ایک
الہامی مذہب پوری کر سکتا ہے

II الہامی مذہب کی ضرورت اور
اسکے دلائل:۔

i. انسان فطری طور پر عبادت کے
لیے بنا ہے: عبادت کرنا انسان کی
فطرت میں شامل ہے۔ اسکے بغیر
انسان خود کو ادھورا سمجھتا ہے
تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو معلوم
ہوتا ہے کہ ماضی میں انسان نے
جس کو خود سے برتر سمجھا یا
جس سے وہ ڈرا، اسکی عبادت
شروع کر دی۔ جیسے زرتشت
مذہب میں آگ کی عبادت
کی جاتی ہے۔ ہندو مذہب گائے
کی عبادت کرتی ہے کیونکہ اس
سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے

ii. انسان کو اپنی زندگی کا مقصد
واضح ہو جاتا ہے:
ہر انسان اپنی
زندگی میں کبھی نہ کبھی یہ
سوچنے پر مجبور ہوتا ہے کہ
اس کی زندگی کا اصل مقصد
کیا ہے۔ دور جدید کی زندگی
میں یہ سوال بہت اہمیت
حاصل کر گیا ہے۔ مادی زندگی
یا لادینیت نے زندگی کو صرف
پیسہ کمانے کا ذریعہ
سمجھا ہے۔ جب کہ ایسا ہرگز
نہیں ہے۔ صرف مذہب
اس سوال کا جواب اور انسانی
زندگی کا جواز بیان کرتا ہے
"ہم نے جن اور انس کو اپنی
عبادت کے لیے پیدا کیا" (القرآن)

iii. جدید زندگی کی اخلاقی قباحتیں
جب مذہب یا روحانیت انسان
کی زندگی سے نکل جائے تو صرف
خودغرضی، منافع اور مادہ پرستی
رہ جاتی ہے اور انسان

اخلاقی پستی میں گر جاتا ہے۔ ایک
وقت آتا ہے جب وہ عیش و عشرت
سے بھی تنگ آجاتا ہے اور زندگی
گزارنے کے لیے سہارے کی تلاش
کرتا ہے۔ اس کے برعکس مذہب
انسان کو زندگی گزارنے کے اصول
بتاتا ہے اور ایک واضح مقصد سے
روشناس کرتا ہے۔

نتیجہ بحث: جس انسان کی زندگی
میں روحانیت یا مذہب نا ہو اسکی
زندگی ادھوری ہوتی ہے اور وہ تمام
زندگی اپنے وجود کا مقصد تلاش کرتا
ہے۔ جبکہ جس شخص کی زندگی
میں مذہب یا روحانیت ہو اسکی
شخصیت اور زندگی میں اعتدال
ہوتا ہے۔

5